سے ملا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ تمام کچھ محض "اِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ" کا مصداق ہے۔

حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ اگر قصاص یا مال کا مطالبہ ہو سکتا ہے تو پھر تمام شرکا بدلے مساوی کیا جائے جیسا کہ اجماع حد میں وہ مساوی مقام رکھتے ہیں جیسا کہ قاسمی صاحب خود بھی لکھتے ہیں کہ "بلکہ بر جرم ڈاکوؤں کی جماعت میں سے ایک سے بھی صادر ہو گیا ہو تو پوری جماعت کو قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا دی جائے گی (ص ۴۲) اب اسے تضاد کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا ورنہ یہ کہنا پڑے گا کہ یہ بدکار کی ناحق اعانت اور حوصلہ افزائی ہے اور مرتکب پر ظلم و زیادتی ہے — اور کیا باقی تمام دودھ پینے والے مجنوں ہیں؟ (مسلسل)

---

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

# آثار بھی رہیں گے نہ تیرے مزار کے

دو روز گلستانِ دہر میں گزار کے　　ہم جا رہے ہیں بازیِ اعمال ہار کے
ارض و سما و دشت و گلستانِ مہر و ماہ　　آثار ہیں یہ قدرتِ پروردگار کے
گل مسکرا رہے ہیں عنادل ہیں نغمہ سنج　　پیچھے لگی ہوئی ہے خزاں بھی بہار کے
پایا ہے اُس نے اپنی رگِ جاں سے بھی قریب　　دیکھا ہے جس نے جب بھی خدا کو پکار کے
نام اُن کا گونجتا ہے اذانوں میں رات دن　　چرچے ہیں شہر شہر مرے شہریار کے
کل تک بنے ہوئے تھے درندے جو بدسرشت　　بیٹھے ہیں آج سادھوؤں کا روپ دھار کے
وقفِ الم ہے ان کا ہر اک لمحۂ حیات　　خطرات جن کے دل میں ہیں روزِ شمار کے
جن کی غذائے روح تھی احساسِ اقتدار　　کیسے سکوں انہیں ہو بجز اقتدار کے
آتی نہیں صدا بھی کوئی اُن کی قبر سے　　رکھا تھا جن کو خانۂ دل میں اُتار کے
مٹ جائے گا تو صفحۂ ہستی سے اس طرح　　آثار بھی رہیں گے نہ تیرے مزار کے

عاجز زمیں کی گود میں جانا ہے ایک دن
پشتِ زمیں پہ چل نہ تو سینہ ابھار کے

★